بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يَّشَآءُ تَمَّ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۵ امان ۱۳۴۷ ہش ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۶

244

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے

"یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں۔ نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں: مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کی والدہ صاحبہ قریباً دو ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت کامل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

— مورخہ ۱۵ مارچ ۶۸ء بروز جمعۃ المبارک صبح ½۶ بجے محلہ دار الصدر غربی الف ریلوے سٹیشن کے سامنے والے میدان میں ربوہ کے سب خدام کا وقار عمل ہوگا۔ تمام خدام وقت مقررہ پر تشریف لا کر وقار عمل میں شامل ہوں۔ زعماء کرام حاضری کے ذمہ دار ہوں گے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا وقت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے ایام میں (جو ہفتہ۔ اتوار۔ بدھ اور جمعرات مقرر ہیں) صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ملاقات ہوا کرے گی۔ احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

درخواستِ دُعا

— (محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) —

خاکسار کے لڑکے عزیزم مرزا مبشر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا آخری امتحان اچھے نمبروں پر پاس کر لیا تھا اور اب ہاؤس سرجن کے طور پر میو ہسپتال میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ عزیزم مبشر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز کے لئے دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو ماہر سرجن بنائے اور مرکز میں آکر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

عزیز مبشر احمد سلمہ جن کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں پڑھا تھا کی تقریب شادی انشاء اللہ العزیز ۴ اپریل کو عمل میں آئے گی۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سب دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے خاص دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو بہت ہی بابرکت بنائے آمین

والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد (ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء

ہماری جدوجہد کے تین بنیادی محاذ

اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان امر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد دنیا بھر میں اسلام کو اس طور پر غالب کرنا ہے کہ یہ کرۂ ارض ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک خدائے واحد کے پرستاروں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے آباد نظر آئے۔ ظاہر ہے اس عظیم الشان مقصد اور نصب العین کا حصول ایک عظیم اور ہمہ گیر جدوجہد کا متقاضی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں متعدد جگہ واضح فرمایا ہے کہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی اس عظیم جدوجہد کا بیک وقت تین محاذوں پر جاری رہنا ازبس ضروری ہے چنانچہ جیسا کہ ہم ایک گزشتہ اداریہ میں بھی ایک اور امر کے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام اپنی جماعت کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بھائیو آج وہ دن ہے کہ فقراء کی دعا اور علماء کی علمیت اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت اور نبی کریمؐ کے جلال اور شوکت کے ظاہر کرنے کے لئے اس زور شور سے خرچ ہونی ضروری ہے جیسے ایک مقلد دنیا پرست کو رباطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا مال عزیز خرچ کرتا ہے یا ایک جاہل امیر اپنی خان و شوکت کی عمارت بنانے کے لئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے۔ سو اٹھو اور کچھ خدمت کرلو کہ دنیا روزے چند آخر کار یا خدا خدا"

(اشتہار ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۱۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تحریر کے پہلے فقرہ میں ہی غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے تین بنیادی محاذوں کا ذکر فرما دیا ہے۔ اور وہ ہیں اول فقراء کی دعا دوم علماء کی علمیت، اور سوم اغنیاء کی دولت کا اس راہ میں بلا دریغ خرچ ہونا۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ ہر احمدی کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اول ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگا رہے۔ دوسرے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو استعدادیں اور صلاحیتیں اسے عطا فرمائی ہیں اور علوم و فنون میں سے جو حصہ اسے ملا ہے اسے دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے ہمیشہ وقف رکھے اور اس لحاظ سے اسلام کی مقدور بھر خدمت بجا لانے کے دریغ نہ کرے۔ تیسرے اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا فرمایا ہے۔ اسے اپنا نہ سمجھے بلکہ خدا کی اس دین اور عطا کو خود اس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے۔ اور اس راہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے۔

غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے ان تین پہلوؤں میں سے ہر پہلو کے لئے ہم نے عموماً محاذ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور ان تین پہلوؤں کو تین محاذ قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبۂ اسلام کی اس جدوجہد کو ایک اور جگہ آدم اور شیطان کی آخری جنگ سے تعبیر کیا ہے۔ ظاہر ہے۔ جب یہ جدوجہد آدم اور شیطان کے درمیان آخری جنگ کا درجہ رکھتی ہے تو لازماً شیطان کی یہ کوشش ہوگی کہ مجاہدین اسلام کی جیشیت سے اس جنگ میں شریک مومنوں میں سے جس پر بھی اس کا بس چل سکے اسے وہ ان ہر سہ محاذوں پر یا ان میں سے کسی ایک محاذ پر اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل کر دے۔ اس لئے ہر احمدی کو ہر دم اور ہر آن پوری طرح مستعد اور چوکس رہنا چاہیئے کہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے ان ہر سہ محاذوں پر شیطان کسی لحاظ سے بھی اسے درغلانے اور اپنے فرائض سے غافل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ وہ پورے عزم و تجدد اور جذبۂ جوش کے ساتھ دماغی اور جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف رہے اور کبھی آن بھر اس سے غافل نہ ہو اور اس راہ میں اپنے قدم کو سست نہ ہونے دے

غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے ان ہر سہ محاذوں کے ضمن میں یہاں ایک وسوسہ کا ازالہ ضروری ہے۔ اگرچہ ایک احمدی کے لئے اس بارہ میں کسی وسوسہ کے پیدا ہونے کی گنجائش تو نہیں۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ کوئی خام طبع اس وسوسہ میں پڑ کر ان میں سے کسی ایک محاذ پر سست گام نہ ہو جائے۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ یہاں اس کا ازالہ کر دیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ کسی احمدی کو حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے کہ فقراء کی دعا، علماء کی علمیت اور اغنیاء کی دولت، اسلام کی عزت اور نبی کریمؐ کے جلال اور شوکت کے ظاہر کرنے کے لئے زور شور سے خرچ ہونی ضروری ہے، یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ دعائیں کرنا صرف فقراء کا کام ہے اور یہ کہ اسلام کا دفاع کرنا اور دین کو پھیلانا اور اس کی اشاعت کرنا صرف علماء پر ہی فرض ہے۔ اور نیز یہ کہ دین کی سربلندی کے لئے مال خرچ کرنا صرف اغنیاء پر ہی واجب ہے دوسروں پر نہیں۔ دراصل اس جدوجہد کے تعلق میں فقراء اور علماء اور اغنیاء کی تخصیص مختلف طبقوں اور ان کے جداگانہ فرائض کی تخصیص پر دال نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان یکساں طور پر عائد ہونے والے فرائض کی ادائیگی میں نسبتی امتیاز پر دلالت کرتی ہے۔

غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنا اور اپنی استعدادوں اور اموال کو حسب حیثیت دین کی راہ میں خرچ کرنا سب احمدیوں پر خواہ وہ کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں یکساں طور پر فرض ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنا اسی طرح امراء کے لئے بھی ضروری ہے جس طرح غرباء کے لئے۔ اسی طرح دین پھیلانا صرف علماء پر ہی فرض نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق تبلیغی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے یہی حال مالی قربانیوں کا ہے۔ امراء اور غرباء سب پر فرض ہے کہ وہ اپنے کمائے ہوئے مال میں سے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق دین کی راہ میں خرچ کریں۔ ان ہر سہ گونہ فرائض کی ادائیگی بلا تفریق و امتیاز یکساں طور پر سب کے لئے ضروری ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو علیحدہ علیحدہ حیثیتیں رکھنے کے باوجود سب بیک وقت فقراء میں بھی شامل ہیں، علماء میں بھی، اور اغنیاء میں بھی، البتہ ان سہ گونہ فرائض کی ادائیگی کے دوران غرباء کے تبلیغی جدوجہد اور مالی قربانیوں میں حسب استطاعت حصہ لینے کے باوصف مال کی قلت کی وجہ سے ان میں دعاؤں کے پہلو کا از خود نسبتی طور پر نمایاں ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اسی طرح علماء کا دعاؤں اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے کے باوجود علمی خدمت میں نسبتی طور پر ممتاز ہونا ایک قدرتی امر ہے، اور علیٰ ہذا القیاس اغنیاء کا دعاؤں اور حسب استعداد علمی خدمت میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ کثرت اموال کے باعث کمیت کے اعتبار سے مالی قربانیوں میں سبقت لے جانا ایک قدرتی امر ہے۔ پس غرباء علماء اور اغنیاء کی تخصیص جداگانہ فرائض کی تخصیص پر دلالت نہیں کرتی بلکہ یکساں طور پر عائد ہونے والے ہر گونہ فرائض کی ادائیگی میں اپنی اپنی حیثیت اور مقام کے اعتبار سے ایک نسبتی امتیاز کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اپنی تحریرات اور ملفوظات میں دوسرے مقامات پر ان ہر گونہ فرائض کی یکساں ادائیگی کو بلا تفریق و امتیاز سب کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔

پس بلا تفریق و امتیاز ہم سب احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے تینوں محاذوں پر پوری مستعدی اور چوکسی کے ساتھ سرگرم عمل رہیں۔ غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنا، اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اشاعت اسلام کے کام میں حصہ لینا اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اموال کو دین کی راہ میں بلا دریغ خرچ کرنا ہمیشہ ہی ہمارا معمول اور طرۂ امتیاز بنا رہے یہاں تک کہ شیطان ہم میں سے کسی کو بھی درغلانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے مایوس ہو جائے۔ یہی ہماری کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ راہ ہے جس پر گامزن رہ کر اور آگے ہی آگے قدم بڑھا کر ہم غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے ان تینوں محاذوں پر شیطان سے کامیاب مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کو غالب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اس جدوجہد میں سرخرو فرمائے آمین۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کرا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

جزائر فیجی میں خدامِ احمدیت کی تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج

سہ ماہی رسالہ کا اجراء • مساجد کی تعمیر • لٹریچر کی اشاعت • درس و تدریس • چالیس افراد کا قبولِ حق

(مکرم مولوی نور الحق صاحب انور انچارج فیجی مشن)

جزائر فیجی میں تبلیغ اسلام کی دوسری رپورٹ عاجزانہ درخواستِ دعا کے ساتھ پیش احباب ہے۔

رسالہ دی مسلم ہارینجر

اپنی سال گزشتہ کی پہلی رپورٹ کے ذریعہ احباب تک یہ خبر پہنچا چکا ہوں کہ اسی نواح میں تبلیغی دائرہ کو وسیع تر کرنے اور اردگرد کے علاقوں تک پیغامِ اسلام پہنچانے کے لئے ایک سہ ماہی رسالہ "دی مسلم ہارینجر" کا اجراء کیا گیا ہے جو انگریزی اور ہندی اور فیجین تینوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے ایام زیر رپورٹ میں ۱۹۶۷ء کی آخری سہ ماہی کا الیشوع منصۂ شہود پر آیا جس میں سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریزی میں وہ معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے وانڈزورتھ ہال لنڈن میں فرمائی۔ یہ تقریر ولنگبرو اور مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے افتتاح کے موقع پر حضور کی تقریر من وعن شائع کی گئیں۔ اس طرح ارض مقدسہ کے متعلق قرآن کریم کی روشنی میں ایک مبسوط انگریزی مقالہ اور فیجین زبان میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض پہلو اس مجلّہ کی زینت ہیں۔ حسب سابق یہ الیشوع بھی اپنوں اور غیروں کی توجہ کا باعث بنا۔ حضور کی قیمتی تقریروں کے باعث اس کی اشاعت میں خاص کوشش کی گئی اور فیجی کے جزائر کے علاوہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں بھی اس کی کثیر اشاعت کی گئی۔ ہر جگہ لوگوں نے اسے بیحد پسند کیا خاص طور پر حضور کی تقریر لندن کو تو ہر حلقہ میں بہت پسند کیا گیا۔ نیوزی لینڈ میں فیجی کے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست رخصت پر گئے ہوئے تھے میں نے انہیں وہاں یہ رسالے بھجوائے۔ انہوں نے ماشاء اللہ حقِ تبلیغ ادا کیا اور ان کی اشاعت کے ساتھ ہی ساتھ وہ زبانی تبلیغ بھی کرتے رہے اور تبلیغی خط و کتابت کے لئے بعض اپنے نیوزی لینڈ کے دوستوں کے پتے بھی بھجوائے اس طرح بفضلِ خدا رسالہ "دی مسلم ہارینجر" کے ذریعہ فیجی کے علاوہ برِ اعظم آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے لوگوں تک بھی اسلام کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اس کے جلد نیک نتائج پیدا فرمائے اور ان ممالک میں اسلام کا نور جلد چمکے۔ آمین۔

مسجد محمود مارو

جماعتِ احمدیہ مارو بفضلِ خدا ہماری بڑی مخلص جماعت ہے۔ اپنے ہاں مسجد بنانے کی تجویز ان کی بڑی دیر سے تھی۔ ۱۹۶۵ء میں جب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب فیجی تشریف لائے تو آپ نے اس جگہ مسجد کی بنیاد بھی رکھی لیکن بعض عوائق کے باعث اس کی تعمیر میں وقفہ پڑتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام روکیں دور فرما کر اسے بنانے کی توفیق جماعت کو عطا فرمائی۔ تمام احبابِ جماعت نے بڑے ذوق اور شوق سے اس میں حصہ لیا اور رقوم کے علاوہ تعمیراتی سامان کی صورت میں بھی امداد کی۔ برادرم محترم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل اور خاکسار بھی قریباً ہر ہفتہ عشرہ میں وہاں جاتے رہے۔ الحمد للہ کہ سال کے آخر تک یہ اس حد تک مکمل ہو گئی ہے کہ نمازوں اور درس و تدریس کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔ فرش بھی لگ چکا ہے اب صرف دیواروں کے پلستر اور رنگ و روغن وغیرہ باقی ہے۔

بفضلِ خدا یہ مسجد کافی بڑی ہے زیر فرش پانی کے ذخیرہ کے لئے زمین دوز حوض بنایا گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ مسجد ہر دم رکوع و سجدہ ریز ہونے والوں نماز و عبادت بجا لانے والوں اور دعا اور تسبیح کرنے والوں سے ہمیشہ آباد رہے کہ یہی مسجد کی اصل غرض ہوتی ہے۔ آمین۔

دارالتبلیغ باؔ

ویسٹرن ریجن میں باؔ کا مقام اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہاں مسلم آبادی سب علاقوں سے زیادہ ہے۔ یہاں گو ابھی جماعت بالکل ابتدائی حالت میں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں ایک مکان خریدنے کی توفیق عطا فرمائی جو مسجد اور دارالتبلیغ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ہمارا دارالتبلیغ باؔ ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ ایک مخلص احمدی بہن نے خواب میں دیکھا کہ یہ دارالتبلیغ بہت وسیع اور عظیم الشان بن گیا ہے۔ سو احباب دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ہر لحاظ سے وسعت و برکت بخشے۔

دارالتبلیغ نانڈی

جب کوئی نووارد مشرق سے یا مغرب سے ہوا کے دوش پر پرواز کرتا ہوا فیجی آتا ہے تو سب سے پہلے اس کا کان لفظ نانڈی سے آشنا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مقام فیجی کے ہوائی مستقر اور بین الاقوامی ہوائی شاہراہ پر واقع ہے۔ یہاں سے ہوائی جہاز ایک طرف امریکہ اور لندن کو جاتے ہیں اور دوسری طرف نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کی طرف پرواز کرتے ہیں لفظ نانڈی انگریزی میں لکھا تو NADI جاتا ہے لیکن فیجین تلفظ کے لحاظ سے بولا نانڈی جاتا ہے۔ بعض اوقات لکھنے والے NANDI کر کے بھی لکھتے ہیں۔ بہرحال ہوائی مستقر ہونے کے باعث یہ جگہ بڑی اہم اور روز افزوں ترقی پر ہے۔ یہاں ہماری جماعت بفضلِ خدا دیر سے قائم ہے مسجد اور مرکز بنانے کے لئے جماعت نے ایک پلاٹ خرید کیا ہوا ہے جس کی قیمت بالاقساط ادا کی جا رہی تھی۔ آخری قسط ۱۹۶۷ء کے آخر میں واجب الادا تھی جو پونے دو سو پونڈ کے لگ بھگ تھی چونکہ مقامی جماعت ابھی چھوٹی سی ہے اس لئے خیال تھا کہ شاید دوسری جماعتوں کو تحریک کرنی پڑے مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جب اس غرض کے لئے مقامی جماعت کا اجلاس خاکسار نے بلایا اور بعد دعا ان کو تحریک کی تو پندرہ منٹ کے اندر اندر یہ رقم پوری ہو گئی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ بوجھ سر سے اتار دیا۔

245

مسجد کی بنیاد

نانڈی کا مذکورہ بالا پلاٹ گو دارالحکومت سووا سے ویسٹرن ریجن کو ملانے والی شاہراہ کوئینز روڈ پر واقع ہے لیکن قصبہ سے باہر ہے اس لحاظ سے مسجد اگر یہاں بنائی جاتی تو اتنی دور لوگوں کا آنا مشکل ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے مخلص محترم بھائی ڈاکٹر شوکت علی صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل نانڈی کالج کو کہ خاکسار کی تحریک پر انہوں نے فوراً اپنے کالج کا ملحقہ قطعہ اس غرض کے لئے پیش کر دیا جس پر مسجد بنانے کی تجویز اب زیر عمل ہے۔ نقشہ منظور ہو کر دم تحریر اس کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے رکھ دی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس دارالتبلیغ اور مسجد کی تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس جگہ کو تبلیغِ دین و اشاعتِ اسلام اور احمدیت کا ایک مضبوط مرکز بنائے۔ آمین

دارالتبلیغ لاؤتوکا

لاؤکا (جس کو فیجین لوتوکا کہتے ہیں) نانڈی سے ۱۸ میل کے فاصلے پر ویسٹرن ریجن کا ہیڈکوارٹر ہے اور بڑا بارونق شہرنما قصبہ ہے۔ یہاں بھی بفضلِ خدا ہماری بڑی مخلص جماعت ہے۔ ابھی تک یہاں ہماری مسجد نہیں تھی۔ احباب دیر سے دست بدعا تھے کہ یہاں اللہ تعالیٰ مسجد اور مرکز کے لئے جگہ دے۔ آخر

اللہ تعالیٰ نے احباب کی تضرعات کو سُنا اور ان کو بپایہ قبولیت جگہ دی اور محض اپنے فضل سے ایام زیرِ رپورٹ میں سکول قائم کرنے کے لئے آٹھ ایکڑ کا وسیع قطعہ عطا فرما دیا۔ الحمدللہ۔ اِس قطعہ زمین کے حصول میں بھی برادرم محترم ڈاکٹر شوکت علی صاحب کی مساعی کا کافی دخل ہے۔ برادر محترم حکومت کے حلقوں میں بھی اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور سلسلہ کے کاموں کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش خدماتِ دینیہ بجا لانے اور قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اب جلد از جلد یہاں سکول اور مرکز قائم کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اس جگہ کو بھی اشاعتِ اسلام کا ایک بھاری حصار بنائے اور اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعتِ دین کی ہم سبکو کو بہت نمایاں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دارالتبلیغ لمباسہ

عرصہ زیرِ رپورٹ میں برادرم مکرم شیخ عبدالواحد صاحب کو دو ماہ کے لئے YANUA LEVU جزیرہ میں تبلیغ اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا گیا۔ حضور پرنور کی توجہات اور دعاؤں کی برکت سے وہاں اچھا کام ہوا۔ اُس علاقہ میں جماعتیں ۹۰ میل کی لمبائی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت ہر ایک مقام پر جا کر کی گئی اس کے علاوہ بھی نئے نئے علاقوں میں دورہ کر کے دُور دُور پہنچ کر تبلیغ کی گئی۔ پیغامِ حق پہنچایا گیا۔

ایام زیرِ رپورٹ میں چھ سو سے زائد افراد تک پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ اکتوبر کے تیرہ دنوں میں بولیلیکا اور اس کے جوار کے علاقہ میں اور پھر بالےلاوا ڈریکیتی کے علاقہ میں چار اجتماعات میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ نومبر میں خدا کے فضل سے ناسروانگا۔ بالےلاوا۔ بلوا وائی لیبو۔ سیگانگا کے علاقہ میں ہندو و مسلمان حاضرین کو دعوتوں اور جلسوں میں لیکچر دئے۔ بالےلاوا کے سکول کے اساتذہ اور طلبہ میں ۴۵ منٹ لیکچر دیا۔ نومبر کے مہینہ میں جلسوں میں ۷ لیکچر ہوئے اور دسمبر کے ۲۰ روز میں نوسوتی دوفی مولی کے علاقہ میں آٹھ روز تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے لئے ٹھہرا اور چار مقامات پر تقاریر کی گئیں۔ ایک لیکچر شادی کے موقعہ پر ٹاؤن سے ۸۰ میل لوکوتو میں جا کر دیا۔ ہندو مسلم احمدی غیر احمدی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ایک جماعتی میٹنگ مسجد مبارک بلووا۔ ڈریکیتی کے علاقہ میں کی گئی۔ احباب سے ترقیاتی سکیموں پر خطاب کیا۔ اسی طرح دسمبر کے ۲۰ ایام میں چھ لیکچر ہوئے۔ گویا عرصہ قیام میں ۱۷ تقاریر ہوئیں۔

بیعت:۔

اس عرصہ میں خدا کے فضل سے لوکوتو۔ بلووا۔ وائی لیبو اور بولیلیکا ۴ نئی بیعتیں ہوئیں۔ عرصہ قیام YANUA LEVU جزیرہ میں ۹ نمازِ جمعہ کے خطبات دینے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

حالات کے مطابق جماعت کے دُور دُور پھیلے ہوئے دوستوں کو قرآن مجید اور اس کا ترجمہ اور اردو زبان اور دینیات کی کتب پڑھنے کے قابل بنانے کے لئے آٹھ مراکز قائم کر کے تعلیم دی گئی۔ (۱) وائی لیبو۔ ۴ طلبہ چھ دن تعلیم یسرنا القرآن (۲) دوفی مولی۔ نوسوتی ۸ طلبہ تعلیم یسرنا القرآن۔ قرآن مجید ترجمہ اُردو چار کتب ۸ دن (۳) سیگانگا میں ۵ دن ٹھہر کر آٹھ طلبہ چھوٹے اور بڑوں کو یسرنا القرآن اور قرآن مجید کا ترجمہ چار رکوع تک تفسیر صغیر سے سکھایا (۴) حلقہ مسجد مبارک میں ۵ طلبہ کو دس دن تک پڑھایا۔ یسرنا القرآن ختم کر کے خدا کے فضل سے اردو پڑھنا بھی سیکھ لیا (۵) علاقہ بالےلاوا میں ۱۰ طلبہ کو چھ دن پڑھایا۔ یسرنا القرآن دو دفعہ ختم کروایا (۶) ناسروانگا میں ۵ دن ٹھہر کر ۹ طلبہ کو یسرنا القرآن اور قرآن مجید کا ترجمہ تفسیر صغیر سے دس رکوع تک (۷) بولیلیکا میں ۲ معزز سول سروس والے احباب کو دو دن کئی کئی گھنٹہ پڑھا کر صحیح قرآن پڑھنا سکھایا (۸) ناسیا ٹاؤن لمباسہ میں ۸ کس نے ۳ دن قرآن مجید اور اُردو پڑھا اور اس میں اتنی محنت کی گئی کہ ایک بجے دن کو شروع کر کے ۹ بجے رات تک سوائے نمازوں اور کھانے وغیرہ کے مختصر وقت کے نہایت محنت سے تعلیم حاصل کی گئی۔ اسی طرح دوسرے دن نماز فجر کے بعد سے ایک بجے تک۔ خدا کے فضل سے اس دورہ میں ۵۵ دوستوں نے نہایت محنت سے تعلیم حاصل کی۔

اصل غرض سب جدوجہد کی دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے سو الحمدللہ کہ اس عرصہ میں جماعت کے احباب توجہ سے تعلیم قرآن* اور نمازوں کی پابندی۔ اتحاد قربانی اور تبلیغ کی طرف زیادہ دھیان دینے لگ گئے ہیں اور رمضان کے مبارک مہینہ میں نہایت خشوع و خضوع سے اسلام کی شان و شوکت کے لئے دعائیں کی گئیں اور چندہ بھی اکٹھا کر کے مرکز میں بھیجا اور YANUA WEVU میں مساجد کی تعمیر اور رونق اور تعلیم کے مراکز اور سکول کھولنے کے لئے سکیمیں بنائی گئیں اور ۴۰۰ ۶ اور ۵۶ ۶ پونڈ کے سکیم کے مختلف حصوں کے لئے وعدے فرمائے ہیں۔

اس عرصہ میں مسجد مبارک وانوالیوو میں پانچ روز دس احباب نے وقارِ عمل کر کے سب احاطہ کے اندر شجرکاری کی اور تار اور گیٹ احاطہ ۱۳ جریب کا لگایا۔ (باقی)

عزیز غلام احمد رند مرحوم

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

عزیز غلام احمد رند جو مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی رنداں کا سب سے چھوٹا صاحبزادہ تھا۔ کچھ عرصہ قبل عین جوانی کے عالم میں چند دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک صابر شاکر سلسلہ کا فدائی اور مخلص نوجوان تھا اور دیانتداری میں اپنے ہمعصر نوجوانوں کے لئے ایک قابلِ رشک نمونہ تھا۔

مرحوم کی دیانتداری کی ایک مثال سے متاثر ہو کر ہی یہ چند سطور بغرض تحریک دعا تحریر کر رہا ہوں۔

آٹھ سال قبل غلام احمد مرحوم بطور پٹواری سرکاری ملازمت میں داخل ہوا لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد اس نے یہ محسوس کر کے کہ اس کام میں دیانتدار رہنا بہت مشکل ہے اپنے والد صاحب کی خدمت میں تمام حالات پیش کر کے راہنمائی طلب کی۔ مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب نے جواباً تاکید فرمائی کہ رشوت کسی صورت میں نہیں لینی نہ تو اپنے لئے نہ دوسرے افسران کے مطالبے پورے کرنے کی خاطر۔ اگر زیادہ مجبور کیا جائے تو اپنی تنخواہ میں سے چالیس پچاس روپے ماہانہ دیدیا کرو اور خود روکھی سوکھی پر گزارہ کرو۔ چنانچہ مرحوم نے ایسا ہی کیا اور بڑے صبر اور ہمت کے ساتھ مسلسل اسی طرح اپنی تنخواہ میں سے تیس چالیس روپے ماہانہ رشوت سے اجتناب کی "سزا" کے طور پر ادا کرتا رہا یہاں تک کہ آخر حالات کی سختی اتنی بڑھ گئی کہ مقابلہ کی مزید طاقت نہ پاتے ہوئے اپنے والد صاحب کی اجازت سے استعفیٰ دیکر گھر آ گیا۔

ملازمت کے دوران مشقت اور فکرمندی کی زندگی سے صحت بہت کمزور ہو گئی اور یرقان کا حملہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ بعد شفا ہو گئی اور استعفیٰ کے بعد گھر پر کچھ عرصہ آرام کرنے سے بظاہر صحت بکلی بحال ہو گئی۔ چنانچہ اسی خیال سے کہ ربوہ ہی میں کوئی ملازمت اختیار کرے اپنے دو واقفِ زندگی بھائیوں کے پاس چلا آیا اور وقفِ جدید کے دفتر میں دفتری کی عارضی آسامی پر کام شروع کر دیا ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ دوبارہ یرقان کا شدید حملہ ہوا جو استسقاء پر منتج ہوا اور آخر چند روز بیمار رہ کر پیٹ میں پانی بھرنے کی بناء پر رات کے دو بجے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اس تکلیف دہ بیماری میں بھی آخر تک وہ صبر اور رضا کا نمونہ دکھایا اور کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لایا۔ وفات سے چند گھنٹے قبل مجھے بھی ملنے کا موقع ملا اور اس کے صبر اور ہمت کو دیکھ کر دل بہت متاثر ہوا۔ باوجود اس کے کہ اپنی وفات کے قرب کا احساس ہو چکا تھا قطعاً کسی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا مادہ پرستی کے اس دور میں اس باہمت نوجوان کی مثال اپنے ہمعصر نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے اور والدین اور بہن بھائیوں کا خود ہی مونس و غمخوار ہو اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بالآخر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس زمانہ میں جبکہ نیک اقدار تیزی سے مٹ رہی ہیں وہ دیانت کا علمبردار تھا۔

اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت

(مکرم محمد انیس الرحمان صاحب صادق بنگالی)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت کے بارے میں فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ۔

(سورہ البقرہ رکوع ۳۴)

یعنی اے ایماندارو جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں اور اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور ناکارہ چیز خرچ کرنے کا قصد (اللہ کی راہ میں) نہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں مال صرف کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اس میں برکت عطا کی جاتی ہے اور اسکو پہلے سے بڑھ کر مال عطا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو متقی اور پرہیزگار قرار دیا اور اس کی نشانی یہ بتائی کہ کامل مومن وہ ہے جو کہ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں حسب طاقت صرف کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں اعلیٰ اور عمدہ مال پیش کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی شان کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی راہ میں عمدہ مال صرف کیا جائے۔ کامل نیکی بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی محبوب چیز پیش کی جائے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔ (سورہ البقرہ ع ۴)

یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرتے ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو تحفہ کے طور پر کوئی چیز دے تو قدرتی طور پر اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اچھی چیز اسے دے اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور بھی اچھی اور عمدہ چیز پیش کرنی چاہیئے۔

انسان خدا تعالیٰ کے احسانوں اور اس کی بے شمار نعمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتا ان احسان اور نعماء کے شکریہ کے طور پر بھی انسان کو چاہیئے کہ اپنے مالوں کا کچھ حصہ ضرور خدا کی راہ میں خرچ کرے اور یقین رکھے کہ اس کا خرچ کردہ مال ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ مال ضرور برکت کا باعث ہوگا۔

ارشادات نبوی

تزکیہ نفس کا ایک عمدہ ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ نیز خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بھی یہ ایک اعلیٰ اور عمدہ ذریعہ ہے۔

حضرت سعد بن وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جتنا بھی خرچ کرو گے اس کا ثواب ضرور پاؤ گے یہاں تک کہ اگر تم (رضائے الٰہی کی خاطر) بیوی کے منہ میں لقمہ دو گے تو اس کا بھی تم کو ثواب ملے گا۔

انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے حق میں خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک ان میں سے یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تو تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔

احادیث نبوی سے یہ بھی ثابت ہے کہ اسکے حضور سب سے زیادہ اجر کا مستحق وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن میں حسد نہیں ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسکو علم دیا گیا ہے اور وہ یہ علم لوگوں کو سکھاتا ہے۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ انفاق فی سبیل اللہ کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

تحریک جدید کا دفتر سوم

اور

عہدیداران جماعت کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں جب تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو مخلصین جماعت نے حضور رضی اللہ عنہ کے ساڑھے ستائیس ہزار کے مطالبہ کے مقابل پر اٹھائیس ہزار کے قریب پیش کر دیا اور جب حضورؓ نے اس تحریک کا دفتر دوم ۱۹۴۴ء میں جاری فرمایا تو پہلے سال کی پیشکش تریپن ہزار روپیہ کے قریب تھی جو اگرچہ دفتر اول کے مقابلہ زیادہ قابل قدر نہ تھی تاہم حوصلہ افزا ضرور تھی جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے تین لاکھ روپیہ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ دفتر سوم ابتداء ہی سے تشویشناک صورت حال پیش کر رہا ہے۔

دفتر سوم کے اعداد و شمار دیکھ کر ہم اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتے کہ عہدیداران جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ خطوط پر کام نہیں کیا ہوگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ایک بڑھتی ہوئی جماعت اس نئے دفتر میں ابتداء ہی سے ایک لاکھ روپیہ فراہم نہ کر سکتی۔ دراصل یہ دفتر جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جلیلہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۶۶ء میں فرمایا تھا ایک باقاعدہ مہم کا متقاضی ہے۔

ظاہر ہے کہ جماعت کے نوجوانوں یا نئے کمانے والوں کو اس دفتر میں شامل کرنے کے لئے عام قسم کی مساعی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی تھیں۔ اسی لئے حضور نے فرمایا

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے"۔

پس عہدیداران جماعت کو مذکورہ بالا طبقات پر گہری نظر رکھنی چاہیئے تھی اور انہیں دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے ایک "باقاعدہ مہم" چلانی چاہیئے تھی۔ لیکن عملاً ایسا نہیں ہوا جس کا نتیجہ یقیناً افسوسناک ہی ظاہر ہوتا تھا۔ جو مختصراً یہ ہے کہ اس کی آمد تا حال نو ہزار تین سو روپیہ سے نہیں بڑھ سکی۔

اندریں صورت احباب جماعت سے عموماً اور عہدیداران جماعت سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مذکورہ بالا بصیرت افروز خطبہ پھر بغور مطالعہ فرما دیں۔ اور اسکے مطابق دفتر سوم کی کامیابی کے لئے اپنی اپنی جماعت میں ایک باقاعدہ مہم چلائیں۔ حضور کا یہ خطبہ جلیلہ کتابی صورت میں پہلے بھی جماعتوں کو بھجوا دیا گیا تھا۔ تاہم اب نمائندگان مجلس شوریٰ کے ذریعہ پھر اس خطبہ کو جماعتوں تک پہنچانیکا انتظام کیا جا رہا ہے۔ انفرادی طور پر بھی اگر کوئی دوست اس خطبہ کا مطالعہ فرما دیں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ تعمیل ارشاد میں ہمیں مسرت ہوگی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میرے والد مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور بغرض علاج ریلوے ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ ان کی ہڈی کا جوڑ ٹھیک ہو جائے اور جلد از جلد مکمل صحت یاب ہو جاویں۔ (کرامت فاروق ربوہ حال لاہور)

۲۔ میرے چھوٹے چچا زاد بھائی کی مقدمہ سے باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں۔

مبشر احمد ولد ملک [illegible] گھیات ویانی ضلع سرگودھا

۳۔ خاکسار ان دنوں کاروباری مشکلات و دیگر عوارضات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ (محمد بشیر آزاد کشمیر)

246

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

ہڈرزفیلڈ

مورخہ ۲/۳/۶۸ بروز اتوار خدائے فضل و رحم کے ساتھ یوم مصلح موعود نہایت ہی شایان شان سے منایا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے بعد نماز ظہر و عصر بوقت ۱½ بجے مسجد احمدیہ ہڈرزفیلڈ میں ہوا اطفال و خدام نے نہایت ہی خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں اور خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا اصل متن پڑھکر واضح طور پر روشنی ڈالی اسکے بعد تین احباب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے پر مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کی کارروائی ۳½ بجے تک جاری رہی بعد میں خاکسار نے احباب جماعت سے ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو چندہ باشرح کی طرف توجہ دلائی اور تحریک جدید فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کے لئے توجہ دلائی۔ اسکے بعد خاکسار نے دعا کرائی اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری ناقص کوششوں میں برکت ڈال دے اور ہمیں یہاں کے گندے اور زہریلے ماحول سے محفوظ فرمائے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ . . . . . بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(کمال الدین امینی)

کوئٹہ

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو دو بجے بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم ملک عبدالرحمان صاحب قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب نے کی۔ آپ کے بعد مکرم عبدالوحید خان صاحب نے نظم سنائی۔ آپ کے بعد جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت فرمائی کہ کس طرح یہ عظیم الشان پیشگوئی ظہور میں آئی آپ کے بعد مکرم جناب میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے نے بتایا کہ اس پیشگوئی میں پسر موعود کی ساٹھ کے قریب علامات ہیں۔ آپ نے وہ تمام علامات نمبروار گنوا کر ثابت کیا کہ یہ علامات بلاکم و کاست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات مطہر میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ان لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیا جو کہتے ہیں کہ پیشگوئی میں جس پسر موعود کا ذکر ہے اس سے روحانی اولاد مراد ہے نہ کہ صلبی اور اس کا ظہور دو تین صدیوں کے بعد ہونا مقدر ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں۔

آخر میں مکرم جناب صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا اس پیشگوئی سے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے بلکہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کو حی و قیوم ہستی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ رسول اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام ثابت کرنے میں حتمی دلیل ہے۔ اسکے بعد آپ نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ)

چکوال

۱۸ فروری کو جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع جہلم منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم میاں سلطان بخش صاحب کلرکہار نے کی۔ ازاں بعد خاکسار نے "محمود کی آمین" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم) میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کا ظہور پر خطاب کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج ویولد لہ" حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئی ع

پسرش یادگارے ببینم

کو وضاحت سے بیان کیا نیز قادیان کے ہندوؤں کی نشان نمائی کی درخواست کا بھی ذکر کیا۔ پھر پیشگوئی کے الہامی الفاظ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" "فضل عمر" کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی ذات گرامی پر ان صفات کو منطبق کیا اور حضورؓ کے کارناموں کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا۔

اسکے بعد مکرم عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ جہلم نے اپنی تقریر میں تعلیم القرآن کی مہم کو کامیاب کرنے اصلاح و ارشاد کے لئے زمانہ کے مطابق ذرائع اختیار کرنے بالخصوص اپنے عملی نمونہ نماز باجماعت کی پابندی عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو اپنانے پر زور دیا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب بلکسر انگ آئل کمپنی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عقلی دلائل سے روشنی ڈالی اور ضرورت زمانہ کی دلیل کو بڑے مؤثر انداز میں واضح کیا۔ نیز پیشگوئی مصلح موعود کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان نشان صداقت کے طور پر پیش کیا۔ بعدہٗ محترم امیر صاحب ضلع جہلم نے اپنی صدارتی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود کی شق "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" پر روشنی ڈالی اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے تعلیم القرآن، نماز باجماعت، مالی تحریکات کی سکیموں کو کامیاب کرنے کی پرزور تحریک کی۔ بعد از دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(مربی سلسلہ احمدیہ چکوال)

شاہدرہ

مورخہ ۳/۳/۶۸ گیارہ بجے صبح جلسہ خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جو مکرم منور احمد صاحب ضیاء نے کی۔ کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے تقریر کی اور نظم مکرم احمد نواز صاحب پنوں۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز تقریر فرمائی بعدہٗ دعا جلسہ ختم ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

کھاریاں

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کھاریاں شہر میں بیاد پیشگوئی مصلح موعودؓ جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم صوفی نور داد صاحب نے کی اور نظم مکرم چوہدری عادل ایاز صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد مکرم بدر سلطان صاحب نے "حضرت المصلح الموعود رضی اللہ کے سنہری کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی دینی و سیاسی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ پھر مکرم چوہدری عادل ایاز صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے "عزم محمود اور نشان رحمت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور احباب جماعت کو اسلام و احمدیت کی سربلندی و غلبہ کے لئے عزم محمود پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صدر مجلس نے صدارتی ریمارکس میں تقاریر کو عملی جامہ پہنانے کی تلقین کی اور دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں)

لجنہ اماء اللہ ربوہ

مورخہ ۲۶/۲/۶۸ کو لجنہ ہال میں پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق جلسہ زیر صدارت حضرت بیدام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "دو علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائیگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح نے تقریر کی عنوان تھا "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا حقیقی مصداق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں"

آخر میں حضرت سیدہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی غرض و غایت اور اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری)

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جان ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب سیکرٹری مال چک ۱۰۷ B.C بروز سوموار ۲۶/۲/۶۸ کو ۱۱ بجے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام احباب جماعت مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سبکو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(طاہر دجیبس لائلپور)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم انور بیگ طویل علالت کے بعد ۲/۳/۶۸ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں نیز مرحوم کے بچوں اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل اور کارساز ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (غلام شبیر مرزا ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع و علاقائی متوجہ ہوں

سہ ماہی اوّل سال رواں کی گرانٹ بھجوائی جا چکی ہے قائدین حضرات اضلاع و علاقہ کی خدمت میں سال گزشتہ کی گرانٹ کے حسابات مرکز کو بھجوانے کے متعلق قبل ازیں ایک سرکلر ارسال کیا گیا تھا۔ ابھی تک صرف چھ قائدین اضلاع کی طرف سے گوشوارہ جات موصول ہوئے ہیں۔ دیگر قائدین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد سے جلد گزشتہ سال کے حسابات ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سابقون کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے مالی جہاد میں اخلاص اور استقلال سے حصہ لینے والوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کے متعدد مواقع پیدا کرنے کا طریق رائج فرمایا تھا۔ ان مواقع میں سے ایک ۲۹ رمضان کی تقریب ہے جو کہ امسال گزر چکی ہے دوسرا موقع ان کے لئے ۳۱ مارچ کا دن ہے جس کے متعلق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد تھا:۔

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"۔

پس جو مخلصین ۲۹۔ رمضان تک اپنے چندے ادا نہیں فرما سکے وہ ۳۱ مارچ سے پہلے ادا فرما کر دعاؤں کے اس قیمتی موقع سے مستفیض ہوں۔

سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ کے معاً بعد ایسے دوستوں کی فہرست مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پی ڈبلیو۔ ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے بالمقابل کوٹیشنز مطلوب ہیں:۔

(۱) P.D/61/3-67 مختلف اقسام کی پیپر پرنٹنگ ۴۸۷، ۳۳ ریم ٹنڈر فارم کی قیمت ۲۵ روپے۔ مقررہ تاریخ ۸۔ اپریل ۱۹۶۸ء

(۲) P/D/57-26/3-69 ایک رائٹنگ بلیو بلیک پوڈر ۸۸۳۰ درجن۔ ٹنڈر کی قیمت دس روپے۔ مقررہ تاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۶۸ء

ٹنڈر فارم جملہ ایام کار میں چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر سے اسی طرح ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے ۹ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں صرف ٹنڈر فارمز پر داخل کردہ آفرز ہی زیر غور لائی جائیں گی۔

INF(L) 682

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے"۔

(امانت فنڈ تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

247

۱۔ میرے چھوٹے بچے بیمار ہیں۔ (محمد شفیع لاہور چھاؤنی)

۲۔ میرے بیٹے جمیل احمد خاں چاند نے امتحان فائنل مڈل دے رکھا ہے نیز خاکسار کے کپڑے کے کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اخوند اقبال محمد خاں ڈیرہ غازیخاں)

۳۔ خاکسار کو پانچ چھ روز سے پیٹ میں درد ہو رہا ہے جس کی شدت کی وجہ سے سخت علیل اور بے قرار ہوں۔ (محتاج دعا نوزیہ میرہ اہلیہ عبدالحلیم صاحب بٹ لاڑکانہ سندھ)

۴۔ خاکسار اور میرے دو لڑکے ایک پریشانی میں مبتلا ہیں احباب پریشانی سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری غلام حیدر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۶/۴-آر ضلع بہاولنگر)

۵۔ میری اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (اکمل علی دھوبی ربوہ)

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کے لئے ضروری اعلان

رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے سلسلہ میں بعض انتظامی مجبوریوں کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جن خریداروں کا چندہ وصول ہو چکا ہے یا ابھی ختم نہیں ہوا۔ صرف ان کے نام رسالہ پوسٹ کیا جائے۔ اور بقایا داروں کی طرف سے جب تک رسالہ جاری رکھنے کی اطلاع از سر نو تحریر اور ساتھ ہی سالانہ چندہ موصول نہ ہو ان کے نام رسالے کی ترسیل روک دی جائے۔ اس لحاظ سے بہت سے دوست جن کے نام رسالہ جاتا تھا متاثر ہوں گے۔ دوسرے ریکارڈ کو از سر نو ترتیب دینے کی وجہ سے ممکن ہے بعض دوستوں کا رسالہ سہواً چندہ کی ادائیگی کے باوجود رہ گیا ہو۔ ایسے ایسی صورت میں وہ فوری طور پر اپنے عندیہ سے مینیجر خالد و تشحیذ کو مطلع فرمائیں گے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین صاحبان انصار اللہ سے گزارش!

جن مقامات میں دو سے زائد احباب جماعت بھی چالیس سال سے زائد عمر والے ہوں اور اب تک وہاں انصار اللہ کی تنظیم نہ ہو وہاں مہربانی فرما کر تنظیم قائم کر کے مرکز میں ان کے زعماء کی فہرست ارسال فرما دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تنظیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ریا کیلئے کوئی کام کرنا خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو بہت بُرا ہوتا ہے

ریا والے کا صدقہ ریاء کا خیال آتے ہی باطل ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ بقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ... ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو! مَنّ (احسان جتانے) اور اذیٰ (تکلیف دینے) کے ذریعہ اپنے صدقات کو ضائع مت کرو۔ صدقات کے ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے نتائج کو ضائع نہ کرو۔

كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاء کے لئے کوئی کام کرنا خواہ کتنا ہی اچھا ہو۔ بہت برا ہوتا ہے۔ مَنّ اور اذیٰ والا صدقہ تو احسان جتانے یا تکلیف پہنچانے کے نتیجہ میں باطل ہوتا ہے مگر ریاء والے کا صدقہ تو ریاء کا خیال آتے ہی باطل ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَنّ و اذیٰ والے کا صدقہ بھی ریاء الناس والے کی طرح ضائع چلا جائے گا۔ کیونکہ گو اس شخص کے دیتے وقت ریاء مدنظر نہ تھی مگر اس کے دل کے گوشوں میں ضرور مخفی تھی ورنہ وہ مَنّ اور اذیٰ سے کیوں کام لیتا۔

اس آیت میں ریاء کی ممانعت کے ساتھ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ کے الفاظ اس لئے بڑھائے گئے ہیں کہ بعض دفعہ ایمان باللہ والیوم الآخر کے ماتحت دوسروں کی تحریص کے لئے لوگوں کو دکھا کر اپنا مالی خرچ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(سورۃ بقرہ ۲۷۵)

یعنی جو لوگ رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے رب کے پاس ان کا اجر محفوظ ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ بعض دفعہ دوسروں کو دکھانے کے لئے کام کرنا بھی موجب ثواب ہوتا ہے جب کہ نیت یہ ہو کہ دوسروں کو نیکی کی تحریک ہو۔ لیکن اگر یہ نیت نہ ہو بلکہ ریاء فخر و مباہات کے لئے ہو تو ایسا فعل اعمال نیک کو اسی طرح ضائع کر دیتا ہے جس طرح ایک پتھر جس پر مٹی جمی ہوئی ہو جب اس پر بارش پڑے تو بجائے اس کے کہ اس پر دانہ اگے بارش مٹی کو بہا کر لے جاتی ہے اور دانہ اگنے کا احتمال بھی باقی نہیں رہتا۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص اعلیٰ درجہ کا کام کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ دوسروں کو بھی اس کا علم ہو مگر کوئی تو اس لئے اس کا اظہار کرتا ہے کہ دوسروں پر فخر کرے اور کوئی اس نیت سے اظہار کرتا ہے کہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے۔ دیکھو قرآن کریم ادھر تو کہتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح مت بنو جو ریاء کے طور پر مال خرچ کرتے ہیں مگر ادھر کہتا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

(الضحیٰ ۱۲)

یعنی تمہیں خدا تعالےٰ نے جو نعمتیں بخشی ہیں ان کا لوگوں میں اظہار کرو۔ اب یہ اظہار ریاء نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ لوگ بھی ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ پس ہر قسم کا اظہار ریاء نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض حالات میں نیکیوں کا اظہار ریاء ہوتا ہے۔ اور بعض دوسرے حالات میں ریاء نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر ایک شخص اچھے کپڑے پہن کر اس لئے لوگوں میں جاتا ہے کہ وہ اسے بڑا مالدار سمجھیں تو یہ ریاء ہے۔ لیکن اگر وہی شخص عید کے دن یا جمعہ کے دن عمدہ لباس پہن کر اس لئے نکلے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہو تو یہ ریاء نہیں ہوگا۔

تفسیر سورۃ بقرہ
صـــ ۶۰۹

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب نے اسلام آباد کی سیر کی

راولپنڈی ۱۴ مارچ۔ صدر ایوب اپنی علالت کے بعد کل سہ پہر کو پہلی بار باہر آئے تو عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور تالیوں اور نعروں سے اپنی خوشی کے جذبات کا اظہار کیا۔ صدر نے کار میں بیٹھ کر اسلام آباد اور راولپنڈی کی سیر کی۔ صدر ایوب کی کار ایک گھنٹے تک مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایوان صدر واپس پہنچی۔

اسرائیل سے فیصلہ کن جنگ

قاہرہ ۱۴ مارچ۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے سیاسی تصفیہ کے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ اسرائیل سے فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے عرب ممالک اپنے تمام وسائل یکجا کر لیں۔ اور اپنی شکست کو فتح میں بدل ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہمیں جون کی جنگ میں شکست ہوئی۔ لیکن ہمیں اسے آخری جنگ نہیں سمجھ لینا چاہیئے فتح اور شکست فوجوں کا مقدر ہوتی ہے فتح حاصل کرنا بڑی بات نہیں البتہ شکست کو فتح میں تبدیل کر دینا بڑی بات ہوتی ہے اور انشاء اللہ ہم یہ کر دکھائیں گے۔ صدر ناصر اگلے روز چوٹی میں عرب جمہوریہ کے فوجیوں سے خطاب کر رہے تھے۔

نماز عید کے اجتماع میں شیخ عبداللہ کی تقریر

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ شیخ محمد عبداللہ نے سری نگر میں نماز عید کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت کشمیری عوام کے مطالبہ آزادی کو دبا نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ نعروں اور اخبارات کے پروپیگنڈہ سے کشمیر کو بھارت کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا۔ کشمیر کشمیریوں کا ہے۔ اور وہ حق خود ارادیت حاصل کر کے رہیں گے۔ شیخ عبداللہ کی تقریر کا متن بھارت کے انگریزی روزنامہ سٹیٹسمین نے شائع کیا۔

ایران میں پاکستان کے نئے سفیر

اسلام آباد۔ ۱۴ مارچ۔ حکومت پاکستان نے مسٹر شاہنواز سنارئہ خدمت کو ایران میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۴ مارچ۔ نہایت افسوس کے ساتھ ہم یہ اطلاع احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کل مورخہ ۱۳ مارچ کو بوقت دو بجے دوپہر ۵۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم حافظ صاحب مرحوم بعارضہ فالج ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے چند ماہ قبل فالج کے دوبارہ حملہ ہو جانے کی وجہ سے آپ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی ہر ممکن علاج کے باوجود طبیعت سنبھل نہ سکی اور بالآخر کل اس عالم فانی سے کوچ کر کے خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم حافظ صاحب سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خدام میں سے تھے آنکھوں سے معذور تھے لیکن حافظہ غیر معمولی طور پر بہت اچھا پایا تھا چنانچہ آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد مبلغین کلاس میں کامیابی حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت شروع کی۔ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بہت عبور حاصل تھا۔

آپ مارچ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت میاں مولا بخش صاحب حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے۔ آپ کی یادگار ایک بیوہ تین لڑکے اور ۴ لڑکیاں ہیں جن میں سے صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے

نماز جنازہ آج ظہر یا عصر کے بعد ہوگی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محترم حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

❖

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴